کے منہ پر طمانچہ مارا ہے کہ وہ برمی مسلمانوں کے قتلِ عام پر خاموش کیوں ہیں؟ ہاں ہم اسی لائق ہیں۔ ہم کیا جواب دیں، وہاں تو بدھ لوگ مسلمانوں کو مار رہے ہیں اور یہاں مسلمان کو مسلمان مار رہا ہے۔ مسلمان، مسلمان کو گاڑیوں سے اتارتا، لائن میں کھڑا کرتا اور گولیوں سے بھون دیتا ہے۔ ادھر ایک عیسائی لڑکی نے قرآن مجید کے مقدس اوراق مبینہ طور پر جلائے اور پکڑی گئی۔ معاملہ قانون وعدالت کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہم اس پر کوئی رائے زنی نہیں کرتے۔ صرف اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اس واقعہ پر پوری عیسائی دنیا میں بھونچال سا آ گیا اور وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر کہیں اڑ گئی ہے۔ مگر برمی مسلمانوں کے قتلِ عام پر مسلمانوں کی کوئی حکومت لب کشائی کی جرأت نہ کر سکی۔ یہ تغافل ہے یا بزدلی...... کچھ تھوڑا بہت احتجاج غیر حکومتی سیاسی جماعتوں اور اسلامی تنظیموں نے کیا مگر حکومتی سطح پر مکمل خاموشی رہی۔ حکومت برما بھی حکومتِ ہند کی طرح وقفے وقفے سے مسلمانوں کی نسل کشی کرتی رہتی ہے۔ گوتم بدھ کیا تھے؟ ہمیں معلوم نہیں صرف اتنا جانتے ہیں کہ کسی ریاست کے راجکمار تھے۔ حوادثِ زمانہ سے گھبرا گئے دنیا کو دکھوں کا گھر کہہ کر اسے تج تیاگ گئے اور غاروں میں جا بسے۔ فلسفہ عدم تشدد کے پرچارک تھے۔ گاندھی جی نے فلسفہ اہنسا انہیں سے لیا مگر دونوں کے پجاری، مسلمانوں کو جینے نہیں دیتے۔ دونوں ڈرپوک اور بزدل ہیں مگر مسلمانوں کا ضعف انہیں شیر کر دیتا ہے اور وہ جب چاہتے ہیں مسلمانوں کا خون پیتے ہیں۔

انصار برنی نے حالات کا جائزہ لینے کیلئے وہاں جانے کا ارادہ کیا مگر حکومتِ برما نے ویزہ نہ دیا۔ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیمیں اور اقوامِ متحدہ مسلمانوں کے درد سے خالی ہیں۔ برمی مسلمانوں کی معاشی وسماجی حیثیت کا اندازہ اس حقیقت سے کر لیں، انہیں وہاں کسی قسم کے شہری حقوق حاصل نہیں ہیں، انہیں ووٹ دینے کا بھی حق حاصل نہیں ہے۔ اُن کے پاس کسی قسم کی سکنی ملکیت نہیں ہے۔ وہ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جنہیں دوسرے چوتھے سال بدھ اکثریت جلا کر خاکستر کر دیتی ہے۔ اگر یہ مفلوک الحال خانماں برباد اور مظلوم لوگ کسی طرح بنگلہ دیش کی بحری سرحدوں تک پہنچ ہی جائیں تو ساحل کے محافظ ان کی کشتیوں پر گولیاں برساتے اور انہیں واپسی پر مجبور کر دیتے ہیں۔ یوں ان کیلئے اللہ کی وسیع زمین پر کہیں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔

لیکن عالمی ضمیر میں کوئی خلش پیدا نہیں ہوتی۔ عالمی ضمیر کا کیا گلہ کریں عالمِ اسلام میں بھی تو ان کی بے بسی پر آنسو بہانے والی کوئی آنکھ نہیں ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ خود برمی مسلمانوں کا اسلام سے اگر کوئی تعلق باقی ہوتا اور ان کی زندگی میں اسلام کا دخل ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نصرت کا سایہ ضرور وسیع کر دیتا۔ ہم حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں اٹھائے اور عالمی ضمیر کو جھنجوڑے۔

دہشت گردی

امریکہ نے اپنی پھیلائی ہوئی دہشت گردی کو بڑی چالاکی سے طالبان کے ذمہ لگا دیا ہے۔ امریکہ سب سے بڑا دہشت گرد ہے بلکہ اس کا بانی ہے۔ پورا کرۂ ارض اس کی دہشت گردی سے لہولہان ہے۔ عراق، افغانستان، لیبیا، مصر اور شام اس نے برباد کر کے رکھ دیئے۔ خود ہمارے ملک میں اس کے ایجنٹ قیامت برپا کئے ہیں۔ یہ قیامت درہ خیبر سے لے کر سواحلِ گوادر تک یکساں شدت کے ساتھ حشر آفریں ہے ہماری حکومتی رٹ فاٹا میں تو مٹی ہی تھی مگر اب کراچی میں بھی ناپید ہے۔ بلوچستان میں اس رٹ کا یہ حال ہے کہ ڈپٹی کمشنر تک دفتر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ قومی پرچم پورے صوبہ میں اگر لہراتا ہے تو صرف سپریم کورٹ کی عمارت پر اور باقی صوبہ میں اسے لہرانے کی جرأت کوئی نہیں کر سکتا۔ دہشت گردی کے ہر واقعہ کی ذمہ داری مشینی طور پر طالبان قبول کر لیتے ہیں ہمارے خیال کے مطابق میڈیا کو گم نام ٹیلی فون کرنے والے را، موساد، خاد اور سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹ ہوتے ہیں البتہ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے ذمہ دار ایم۔ کیو۔ ایم اور اے این پی والے ہیں یا ڈرگ مافیاز ہیں۔ ایم۔ کیو۔ ایم مسلمہ اور مصدقہ طور پر پاکستان کی اولیں دہشت گرد سیاسی جماعت ہے۔ اے این پی نے رد عمل کے طور پر یہ راہ اپنائی ہے۔ ڈرگ اور لینڈ مافیا کی اپنی لڑائی ہے۔ یہ سب لڑائیاں آنے والے انتخابات کے دوران مزید بڑھیں گی۔ کمزور حکمرانی ہر قسم کی کلنگ کا سبب ہے۔

سندھ کا وزیر اعلیٰ اور گورنر ہر روز بیس تیس بندے مروا کر، چین کی نیند اس لئے سو جاتے ہیں کہ گورنر ایم۔ کیو۔ ایم کا ہے۔ وزیر اعلیٰ پی پی کا اور کابینہ میں اے۔ این۔ پی اور ایم۔ کیو۔ ایم کے وزراء بیٹھے ہیں تو جواب کس سے مانگا جائے؟ دن کو بندے مروا کر، شام کو تعزیتی پیغام جاری کر کے دونوں بسترِ استراحت پر خوابِ شیریں میں ڈوب جاتے ہیں۔

نیٹو سپلائی کی بحالی

ہم اپنے کسی پچھلے تبصرہ میں یہ پیش گوئی کر چکے ہوئے ہیں کہ "ہم اسی تنخواہ" پر یہ سپلائی لائن کھول دیں گے۔ اس ساری کاروائی پر "سو پیاز اور سو جوتے" کی ضرب المثل صادق آتی ہے فی کنٹینر 250 ڈالر کا معاوضہ تو سڑک گھسائی کا مول بھی نہیں ہے۔ ساحلِ کراچی سے درہ خیبر تک ہماری شاہراہوں پر سینکڑوں ٹن وزنی ٹینکر انہیں برباد کر کے رکھ دیتے ہیں ہم نے تو ان کی مرمت کا خرچہ بھی نہیں لیا۔ کیا اس ساری کاروائی کے ذریعے ہم